

کتابوں پر نقد و نظر

- ۱ - احرار اور مسلم لیگ کا اتحاد و اتفاق تاریخ کر آئینہ میں، ص ۳۸، قیمت ۱۰ روپیہ
- ۲ - نقد سخن، ص ۸۰، قیمت ۱۰ روپیہ
- ۳ - لمعات حق، ص ۱۶، قیمت ۲ روپیہ

یہ تینوں کتابیں جناب محمد رفیق اختر کے مرتب کردہ ہیں جو برصغیر کی جدوجہد آزادی اور یہاں کے مسلمانوں کی دینی اور تہذیبی تاریخ کے ایک نوجوان طالب علم ہیں۔ ہماری جدوجہد آزادی کی تاریخ کے بہت سے پہلوں پر وقیع کام ہوا ہے اور پاکستان و ہندوستان کے مسلم اور غیر مسلم اہل قلم نے سلطنت مغلیہ کے زوال سے لے کر ۱۹۴۷ء میں قیام پاکستان تک کی طویل اور بھرپور جدوجہد استقلال پر طرح طرح سے روشنی ڈالی ہے۔ لیکن اب بھی ہزار بادہ ناسفتہ در رگ تاکست کے بموجب کارمغان اپنے پایان و انجام کو نہیں پہنچا۔

جدوجہد آزادی کی نقیب اور قائد دو اہم جماعتیں بلاشبہ مسلم لیگ اور کانگریس تھیں جن میں اول الذکر مسلمانان ہند اور دوسری ہندوؤں کی نمائندہ تھی۔ لیکن ان دونوں کے پہلو بھی ایسی بہت سی دوسری تنظیمیں بھی تھیں جنہوں نے علاقائی، مذهبی، تمدنی یا ثقافتی سطح پر اس جہاد آزادی میں حصہ لیا۔

جس طرح طلوع آفتاب کرے بعد ستارے مدهم اور تاریک ہو جاتے
 ہیں اسی طرح مسلم لیگ کی زبردست کامیابی اور مسلمانان ہند کی
 طرف سے اس کی قیادت پر بی مثال اعتماد نہ دوسری چھوٹی
 چھوٹی جماعتوں اور تحریکوں کو ایک طویل عرصہ تک مؤرخین اور
 طبلہ تاریخ کی نظر سے اوجھل رکھا۔ اب ادھر گذشته چند سالوں
 سے ہمارے مؤرخین نے اس طرف توجہ دینا شروع کی ہے۔ توقع ہے کہ
 اس توجہ کے نتیجہ میں جملہ حقداروں کو ان کا حق ملے گا اور جس
 کا جس قدر کام ہے اس کے مطابق اعتراف کرنے میں تاریخ
 بخل سے کام نہیں لے گی۔ اس پس منظر میں جناب رفیق اخت
 صاحب کی اس کاوش کو دلچسپی کی نظر سے دیکھانا چاہیئے۔
 ان کو مجلس احرار اور اس کے جلیل القدر قائد مولانا عطاء اللہ شاہ
 بخاری سے بڑی عقیدت ہے۔ انہوں نے بڑے جذبہ اور جوش اخلاص
 و عقیدت سے احرار کی سیاسی تاریخ مرتب کرنے کا بیڑا اٹھایا ہے۔
 پہلی کتابچہ میں ۱۹۳۶ء کے اس دور کے حالات کی ایک جھلک
 دکھانی گئی ہے جب احرار اور مسلم لیگ میں اتحاد اور تعاون کی
 ایک شکل پیدا ہوئی تھی۔ اگر یہ اتحاد باقی رہتا تو مسلمانان
 برصغیر کے لئے بہتر ہی ہوتا۔ مصنف کے بقول مسلم لیگ کے ٹوڈی
 عناصر اس اتحاد کو ناپسند کرتے تھے اس لئے یہ تعاون زیادہ عرصہ نہ
 رہ سکا۔ اس باب میں فریقین کے حامی مؤلفین کے ہاں مختلف
 بیانات ملتے ہیں۔ مصنف نے دونوں بیان نقل کر دیئے ہیں لیکن ان کے
 مابین تاریخی محاکمه نہیں کیا۔ البتہ ان کا واضح میلان احراری
 مؤلفین کے نقطہ نظر کی طرف ہے۔

دوسری کتابچہ نقد سخن مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری کے یارہ میں

بر صغیر کے مشاہیر علم و ادب کے تاثرات پر مشتمل ہے۔ اس میں بتیس تاثرات جمع کئے گئے ہیں جنمیں بہت سے ممتاز اہل علم کی تحریریں بھی شامل ہیں۔ یہ تحریریں دراصل مصنف کے رفیق کار جناب زاہد منیر عامر کی تصنیف، "سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور پاکستان" کے باعث میں ان اہل قلم کے تاثرات سے عبارت ہیں۔ مصنف نے اس کتاب میں ان سب تحریروں کو یکجا کر دیا ہے۔ لیکن مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری کی ہمہ گیر اور بھرپور شخصیت کا حق ان متفرق اور منتشر تحریروں سے ادا نہیں ہو سکتا۔ ان کی بیان جدوجہد، ان کا بیان مثال استقلال ان کی بیان نظری خطابت، ان کا ہر دم روان جوش تبلیغ، قادیانیت کے ناسور کے خلاف ان کی بیہم مساعی اور ان کی سادگی اور تواضع، ان میں سے ہر پہلو ایک باقاعدہ تصنیف کا متقاضی ہے۔ بالخصوص ختم نبوت کے دفاع میں ان کی مجاهدانہ سرگرمیوں کے بارہ میں ایک بھرپور کتاب مرتب کرنے کی ضرورت ہے جنہوں نے ان کو یہ مقام عطا کیا کہ چودھویں صدی ہجری کے برصغیر کے امیر المؤمنین فی العدیث علامہ سید محمد انور شاہ کشمیری نے خود بنفس نفیس ان کے ہاتھ پر بیعت کی اور اپنے شاگردوں کو بھی اس کا حکم دیا۔

تیسرا کتابچہ، "لעתات حق" مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری کے فرزند اور جانشین سید ابو معاویہ ابوذر بخاری کی ایک تحریر پر مشتمل ہے جس کو فاضل مرتب نے شائع کر دیا ہے۔

تینوں کتابچیں عمدہ کاغذ پر اچھی کتابت کر ساتھ شائع ہوئی ہیں اور بخاری اکیڈمی، چوبارہ روڈ، لیہ اور مکتبہ معاویہ ۲۳۲ کوٹ تغلق شاہ، ملتان سے دستیاب ہو سکتے ہیں۔ قیمتیں بھی زیادہ نہیں ہیں۔

(محمود احمد غازی)